إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

یوم یک شنبہ

جلد ۲۹ | ۱۶ امان ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ صفر ۱۳۶۰ ھ | ۱۶ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۶۱

غیر مبائعین سے بعض اہم مطالبات

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے غیر احمدیوں کے جنازہ کے جواز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات جنہیں وُہ پہلے بھی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہُوئے پیش کر چکے۔ اور اُن کے جوابات ہماری طرف سے کئی دفعہ شائع ہو چکے ہیں۔ از سر نو اخبار "پیغام صلح" میں دوہرانی شروع کر دی ہیں۔ اور ظاہر یہ کر رہے ہیں۔ کہ گویا اُن کے پیش کردہ حوالجات کا ہماری طرف سے کبھی کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ حالانکہ گزشتہ پچیس ۲۵ سالہ عرصہ میں اس مسئلہ پر کئی دفعہ بحث ہو چکی ہے اور ان تمام باتوں کی یہ دلائل تردید کی جا چکی ہے جن پر غیر مبائعین کو ناز ہے۔ مگر چونکہ اخبار "پیغام صلح" میں آجکل متواتر جماعت احمدیہ قادیان سے ان کے جوابات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ہم یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ گو اس مسئلہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے بھی کافی بحث ہو چکی ہے۔ مگر اب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اس مسئلہ کے متعلق ایک مفصل مضمون رقم فرمایا ہے۔ جس کی کتابت بصورت رسالہ کی جا رہی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وُہ جواب کتابی صورت میں چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ اس کتاب میں نہ صرف مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ چاروں فتاوے پر بحث کی گئی ہے۔ بلکہ اس موضوع سے تعلق رکھنے والے دیگر امور پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ جواب تو اب انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پبلک کے سامنے آ ہی جائے گا۔ ہمیں اگر حیرت ہے۔ تو اس امر پر کہ غیر مبائعین نے ان چار حوالجات کے متعلق تو ہم سے مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ مگر کیا انہیں کبھی یہ خیال نہیں آیا۔ کہ جب ہماری طرف سے کسی بات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو ان کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ اور کیوں وُہ ان کا جواب دینے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

مثلاً "پیغام صلح" نے حریت ضمیر اور آزادی رائے کا ذکر کرتے ہُوئے کئی دفعہ لکھا ہے کہ خلفائے راشدین پر ہر ایک مسلمان کو اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمر رضؓ پر اعتراضات کئے۔ اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا۔"

ہم نے اس کا ذکر کرتے ہُوئے بارہا لکھا ہے۔ کہ جب غیر مبائعین کے نزدیک انبیاء و خلفاء اور مامورین وغیرہ پر اعتراض کرنا اسلامی روایات کی جان ہے۔ اور اس بات کا ہر مسلمان کو حق حاصل ہے تو کیا وُہ ان اعتراضات کی فہرست پیش کر سکتے ہیں۔ جو آجتک مولوی محمد علی صاحب پر انہوں نے کئے ہوں۔ اور مولوی صاحب نے ان کے بخندہ پیشانی جواب دیئے ہوں۔ تا یہ معلوم ہو سکے۔ کہ غیر مبائعین میں یہ اسلامی روایات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ مگر دُنیا جانتی ہے۔ آج تک پیغام صلح" ایسے اعتراضات کی کوئی فہرست پیش نہیں کر سکا۔ اور اس طرح وُہ اس مطالبہ سے عہدہ برآ نہیں ہوا۔ جو ہماری طرف سے کیا گیا تھا۔

اسی طرح غیر مبائعین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف بارہا ان الفاظ کو منسوب کیا ہے۔ کہ قادیان میں نعوذ باللہ پانچ سو منافق رہتے ہیں۔ ہم غیر مبائعین سے مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کسی تقریر۔ تحریر۔ یا خطبۂ جمعہ سے اس قسم کے الفاظ دکھائیں مگر غیر مبائعین نے اس مطالبہ کا بھی کبھی جواب نہیں دیا۔

پھر اسی سال کے آغاز میں ہم نے مولوی محمد علی صاحب سے ایک اہم مطالبہ کیا تھا۔ اور وُہ یہ کہ ایک طرف تو وہ اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں۔ کہ:۔

"جو شخص ختم نبوت کا مُنکر ہو۔ اُسے بے دین۔ اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہُوں۔"

اور دوسری طرف اُن کی یہ حالت ہے۔ کہ وُہ لکھتے ہیں۔ ہر وُہ شخص جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی پر انے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتا ہو۔ وُہ مُہر ختمیت کو توڑتا ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ تمام مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے قائل ہیں۔ اور چونکہ کسی پُرانے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھنے والا بالفاظ مولوی محمد علی صاحب مہر ختمیت کو توڑتا ہے۔ اس لئے وُہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ پس ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اس تشریح کے ماتحت تمام کلمہ گو مسلمان مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مسلمان ہیں یا نہیں اسی طرح ہم نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں تھے۔ مگر جماعت احمدیہ قادیان آپ کو نبی مانتی ہے۔ دوسری طرف مولوی صاحب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے پر ایمان رکھے۔ وُہ بھی بے دین اور خارج از اسلام ہے۔ پس ان حالات میں جماعت احمدیہ کے متعلق ان کا کیا فتویٰ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتی ہے۔ اُسے کلمہ گو ہونے کی وجہ سے مولوی صاحب مسلمان سمجھتے ہیں۔ یا ختم نبوت کا منکر قرار دیکر خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے ان کا یہ جواب دیا تھا۔ کہ وہ نہ تو عام مسلمانوں کو ختم نبوت کا منکر سمجھتے ہیں۔ اور نہ جماعت مبایعین کو کیونکہ غیر احمدی حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کے عقیدہ کی تاویل کرتے ہیں۔ اور جماعت مبایعین سے بیعت کے وقت یہ اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھیں گے۔ اس پر ہم نے پھر مطالبہ کیا تھا۔ کہ گو ان کا یہ جواب ان کی سابقہ تحریرات کے بالکل خلاف ہے۔ تاہم جب نہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور نہ عام مسلمان تو ختم نبوت کے منکر ان کے نزدیک کون ہیں۔ اور اگر کوئی بھی ختم نبوت کا منکر نہیں۔ تو مولوی صاحب کو یہ عقیدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کہ "جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔ اس مطالبہ کا بھی مولوی محمد علی صاحب نے آجتک کوئی جواب نہیں دیا۔

غرض ایسے کئی امور ہیں۔ جو ہماری طرف سے پیش ہوئے۔ مگر غیر مبایعین ان کے جواب سے آج تک عہدہ برآ نہیں ہوئے ؛

~~~~~~

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ امان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج شدید سردرد کا دورہ رہا۔ جس کی وجہ سے ضعف بے حد رہا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔ الحمد للہ

مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل جو تحریک جدید کے ماتحت ۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو تبلیغ اسلام کے لئے گئے تھے۔ اٹلی۔ البانیہ اور مصر وغیرہ میں قریباً پانچ سال تبلیغی فرائض سرانجام دینے کے بعد آج ساڑھے نو بجے صبح کی گاڑی سے بخیروعافیت واپس تشریف لائے۔ آپ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

ضروری گزارش

احباب کے نام وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اب ان کا فرض ہے کہ وی پی وصول فرمالیں۔ ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وی۔پی واپس کرکے دفتر کو نقصان پہونچانے والا اور خود اخبار کے مطالعہ سے محروم ہونے والا ہو۔

جو احباب ماہوار چندہ ارسال کرتے ہیں انہیں ارسال زر میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے بعض کئی کئی ماہ چندہ ارسال نہیں کرتے۔ لیکن اگر اس کے نتیجہ میں اخبار بند کر دیا جائے تو گلہ کرتے ہیں۔ احباب کو علم ہے کہ کاغذ کی سخت گرانی کے باعث مشکلات بڑھی ہوئی ہیں۔ اس لئے اگر وہ چندہ کی ادائیگی میں سستی کریں گے۔ تو روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے۔ بقایادار اصحاب کو جلد بقائے ادا کرنے چاہئیں۔ مینجر الفضل

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) بابو غلام محمد صاحب فورمین ریلوے پریس لاہور بعارضہ نزول الماء بیمار ہیں (۲) شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ دہلی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۳) محمد عبد القیوم صاحب کے بھائی عبد الخالق صاحب ایف۔ایس۔سی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ (۴) مظفر احمد خانصاحب ملتان ایک امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ (۵) نواب الدین صاحب مدرسہ احمدیہ کے والد سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں ؛

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے اکثر جماعتوں کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مشاورت کے انعقاد سے پندرہ دن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ہش مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہونچ جائیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندہ کے بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ جس میں درج ہو۔ کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے

(پرائیویٹ سیکرٹری)

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرائیں

اکثر احباب ایسے ہیں جو باوجود دل میں خواہش اور آرزو رکھنے کے اپنی آمد سے کوئی روپیہ پس انداز نہیں کرسکتے۔ جو ان کی اشد ضرورتوں کے وقت کام آسکے۔ کیونکہ ان کی ساری آمد خرچ ہو جاتی ہے۔ ہر ملازم نے اس بات کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ کہ ان کی ماہوار آمد جس قدر ہوتی ہے۔ وہ ساری خرچ ہو جاتی ہے۔ اور کوئی بچت نہیں کرسکتے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے کفایت شعاری کا یہ رستہ کھول دیا ہے۔ اس طرح کہ تحریک جدید کی امانت میں ہر شخص اپنی آمد سے جو کچھ بھی بچا سکے ارسال کرتا چلا جائے۔ اسے تین سال تک ایسا کرنا ہوگا۔ تین سال کی مدت گذرنے کے بعد سارا روپیہ اسے واپس کر دیا جائے گا۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ آج سے ہی امانت فنڈ تحریک جدید میں تین سال کے لئے روپیہ جمع کرنا شروع کر دے۔ جو اس کی اشد ضرورتوں کو پورا کرسکے۔ دوران تین سال میں وہ روپیہ لینے کا مجاز نہ ہوگا لیکن اگر کسی کو ایسی اشد ضرورت پیش آجائے۔ جو اس روپیہ کے بغیر پوری نہ ہو سکے۔ تو ایسی حالت میں معاملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرکے دوران تین سال میں بھی روپیہ واپس ہوسکے گا۔ پس آپ آج سے ہی امانت تحریک جدید میں روپیہ ارسال کرنا شروع کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مضمون نویسی میں انعام حاصل کرنیوالی لڑکیاں

نصرت گرلز ہائی سکول و دینیات کالج میں لڑکیوں کی علمی اور ذہنی ترقی کے لئے ہر سال ایک مقابلہ کا امتحان ہوا کرتا ہے۔ جس کے مضمون کا عنوان قبل از وقت بتا دیا جاتا ہے۔ لیکن مضمون پہلے سے لکھ کر نہیں لایا جاتا۔ بلکہ کمرہ امتحان میں لکھنا پڑتا ہے۔ اس مضمون میں اول رہنے والی طالبہ کو سنہری "امیر المومنین میڈل" اور دوم رہنے والی کو کوئی کتاب بطور انعام دی جاتی ہے۔ امسال مضمون کا عنوان "امتیاز احمدیت" تھا۔ جس میں نصیرہ صاحبہ نزہت درجہ ثالثہ دینیات بنت ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان ۹۰/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے اول رہیں۔ اور امۃ الرشید صاحبہ شوکت دینیات درجہ رابعہ بنت مولوی چراغ الدین صاحب قادیان دوم رہیں۔ اور ۸۰/۱۰۰ نمبر حاصل کئے ؛

مینجر نصرت گرلز ہائی سکول و دینیات کالج
~~~~~~

رنگ و نسل کے تفاخر کی تباہ کاریاں اور تعلیم اسلام

(۱)

اللہ العالمین ہم سب کا مالک ہے۔ وُہی سب جہانوں کا بنانے والا اور اُن کی پرورش اور ترقی کے سامان مہیّا کرنے والا ہے۔ پیدائش کے لحاظ سے اُس نے انسانوں میں کوئی امتیاز نہیں رکھا۔ اس کے دربار میں محض نسل اور رنگ کے تفاخر کی بناء پر کسی کو دوسرے پر فوقیت نہیں۔ کالے اور گورے اُس کے حضور میں ایک ہی درجہ پر ہیں۔ نہ زرد رُو کو کوئی فضیلت حاصل ہے نہ گندم گوں کو کوئی ذلّت۔ مشرقی اور مغربی میں محض دو مختلف مقامات پر بسنے کی وجہ سے خدائے برتر تفریق نہیں کرتا۔ اس کی ربوبیت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ وُہ بلا امتیاز سب کی پرورش کا انتظام کرے۔ وُہ رحیم ہستی ہر ایک کو اس کی محنت کا پھل دیتی ہے اس میں وُہ نہ گورے کی رعایت کرتا ہے اور نہ ہی کالے کے ساتھ بخل۔ پس سب انسان بھائی بھائی ہیں۔ کسی کو حق نہیں۔ کہ وُہ دوسرے انسان کو نسل اور رنگ کے امتیاز کی بناء پر نظرِ استخفاف سے دیکھے۔ اور پائے استحقار سے ٹھکرائے۔

(۲)

لیکن اس سے بڑھ کر انسان کی بدقسمتی کیا ہوسکتی ہے۔ کہ وُہ اپنے خالق و مالک سے موُنہہ موڑ کر نسلی امتیازات کے خارزار صحرا میں الجھا ہوُا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں سالوں سے دُنیا عبرت کے نظائر دیکھ رہی ہے۔ ہر ملک اور ہر زمانہ میں یہ سوال اُٹھا اور تباہی و بربادی کا سبب بنا۔ قومیں فنا ہوئیں۔ حکومتیں مٹ گئیں۔ آباد ملک اُجڑ گئے۔ مگر عاقبت نا اندیش انسان نے پھر بھی چشمِ بصیرت نہ کھولی۔ وُہ رب العالمین سے رشتہ توڑ کر اپنے انسان بھائیوں پر اپنی فضیلت کا سکہ جمانے کی تگ و دو میں مصروف رہا۔ ملک عرب زمانۂ جاہلیت میں اسی مسئلہ کی بناء پر سینکڑوں برس تک مختلف قبائل کے لئے میدان کارزار بنا رہا۔ ہندوستان کی تاریخ نے بھی برہمن اور غیر برہمن کی سرپھٹول کی داستانوں کو محفوظ رکھا ہے۔ دُنیا کی بڑی بڑی جنگوں کے پسِ پردہ متحارب اقوام کا جذبۂ تفاخر ہی ہمیشہ کارفرما ہوُا۔ اور آج بھی اس عالمگیر جنگ کا حقیقی سبب بھی فوقیتِ نسل کا مسئلہ ہے۔

(۳)

غیر مُسلم دُنیا حیران ہے۔ کہ اس اُلجھن کو جو ابتدائے عالم سے چلی آرہی ہے۔ کس طرح سُلجھائے۔ بڑے بڑے عالم تاریکی میں ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ مگر کامیابی کی روشنی سے بہرہ ور نہیں ہوسکتے۔ وُہ یہ جانتے ہیں۔ کہ دُنیا کا خرمنِ امن اسی لعنت کی بناء پر تباہ پر تباہ ہو رہا ہے۔ لیکن اُسے دُور کرنے سے قاصر ہیں۔ مسٹر C. Snouk Hergronje پروفیسر لیڈن یونیورسٹی اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:-

"دُنیا میں قیامِ امن کے راستہ کی تگ و دو کی لاتعداد مشکلات میں سے کوئی اتنی ناقابلِ حل نہیں۔ جتنی کہ یہ نسلی لڑائی۔ حتےٰ کہ وُہ لوگ بھی جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ مذہب۔ زبان۔ تہذیب اور قومیت کی بناء پر پیدا ہونے والے سوالوں کا حل کرسکتے ہیں۔ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس نسلی تمیز کے مشکل ترین مرض کا کوئی حل نہیں ہے۔"

(زمانۂ حال کی مسلم دُنیا) مسلم ورلڈ آف ٹوڈے صفحہ ۷۹

اس کے بعد موجُودہ جنگ کا ذکر کرتا ہوُا لکھتا ہے:-

"پیدائش سے تادمِ زیست کوئی انسان بھی اس اُلجھن کے چنگل سے خلاصی حاصل نہیں کرسکتا۔ دُنیا کی آبادی کی روز افزوں ترقی اور فاصلوں کی کمی اس بات کی قطعی خبر دے رہی ہے۔ کہ بالکل قریب مستقبل میں ایک عظیم الشان لڑائی نسلی امتیازات کی بناء پر ہونے والی ہے۔"

(۴)

اس امر کے اعتراف میں کسے کلام ہے۔ کہ پروفیسر صاحب موصوف موجُودہ جنگ کے حقیقی اسباب کی تہ تک پہونچے ہیں۔ ہٹلر آرین نسل کو فوقیت و فضیلت کا جو مقام دیتا ہے۔ وُہ کس سے پوشیدہ ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ وُہ دُنیا میں صرف آرین اور اُن میں سے بھی صرف جرمن قوم کو حاکم دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے خیال میں باقی دُنیا حکومت کے لائق نہیں۔ وُہ خود اپنی کتاب "میری جدوجہد" میں لکھتا ہے:-

"اگر ہم انسانی نسلوں کو تین حصص میں تقسیم کریں۔ یعنی موجدینِ تمدن۔ قائمین تمدن۔ اور مخربین تمدن۔ تو صرف اور صرف آرین نسل ہی اول الذکر حصہ کی نمائندہ ہوسکتی ہے۔"

پھر لکھتا ہے:-

"آرین اقوام۔ اکثر دفعہ قلیل تعداد کے باوجود ہمسایہ اقوام کو مطیع کرنے میں کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ اور پھر اپنی ذہانت و تنظیم کی نمایاں اور ممتاز خصوصیات کی بناء پر تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے مفتوحہ علاقہ میں عظیم الشان ترقی کرتی رہی ہیں۔"

مزید لکھتا ہے:-

"دُنیا کی تاریخ میں اس حقیقت کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں۔ جو نہایت ہی مبرہن وضاحت کے ساتھ ثابت کرتی ہیں۔ کہ جب بھی آرین قوم کا خون کسی حقیر قوم کے ساتھ مخلوط ہوُا۔ تو تمدن کے قائم رکھنے والی نسل کا خاتمہ ہوگیا . . . .

. . . شمالی امریکہ کی جرمن اقوام نے اپنی نسل کو پاک اور غیر مخلوط رکھا ہے جس کے نتیجہ میں وُہ ایک عظیم الشان سلطنت کی حاکم بن گئیں۔ اور جب تک وُہ اسی طرح اپنے خون کو پاک وصاف رکھیں گی۔ حاکم ہی رہیں گی۔"

(میری جدوجہد باب گیارہ)

مسٹر سنوُک بھی اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔ "جن لوگوں نے اس نازک مسئلہ کے حل کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے اپنے حل کی بنیاد ہی اس امر پر رکھی ہے۔ کہ کسی ایک سفید نسل کو جملہ اقوام پر کامل فوقیت دے دیجائے۔ تاکہ اگر بقیہ دُنیا کو قربان بھی کرنا پڑے۔ تو کم از کم دُنیا کا یہ بہترین حصۂ نسل محفوظ رہ سکے۔" (صفحہ ۸۰)

(۵)

یہ حوالے نہایت وضاحت سے بتاتے ہیں۔ کہ موجوُدہ جنگ کے اسباب کس قدر خطرناک ہیں۔ کیا ہٹلر کی ملک گیری کی ہوس نسلی تفاخر کے غلط ادعا پر نہیں؟ کیا ہمسایہ اقوام اسی سبب سے اس کی حرص و آز کا نشانہ نہیں ہیں۔ کیا یہودی قوم کے جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ سے بدبختی اور ذلت کا شکار ہے جرمنی سے اخراج کی وجہ اس کے علاوہ کوئی اور ہے؟ یقیناً ان سب سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ دُنیا کا آئندہ طرزِ عمل کیا ہوگا؟ جب تک اس بنیادی مسئلہ کا اصولی اور عالمگیر حل ہمیشہ ہمیش کیلئے نہ ہوجائے۔ دُنیا امن اور آسائش کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ جب تک کسی ایک قوم کے اندر بھی یہ جذبہ باقی رہے۔ کہ وُہی اور صرف وُہی دُنیا میں حکومت کرنے کے قابل ہے اور دیگر سب اقوام کو محکوم رہ کر زندگی کے چند سانس لینے کے سوا چارہ نہیں۔ اس وقت تک کبھی مستقل اور دیرپا امن قائم نہیں ہوسکتا۔

(۶)

اسلام کتنا پیارا اور دلکش مذہب ہے۔ خدا تعالےٰ نے سید المرسلین۔ رحمۃ للعالمین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ذریعہ قیامت تک کی آنے والی سب نسلوں، اور سب زمانوں کے لئے ہر خرابی کی روک۔ اور ہر زہر کے تریاق سے خبر دی ہے۔ کیا یہ اسلام ہی نہیں جس نے کالے اور گورے حبشی۔ اور فرنگی، افریقی اور امریکی ایشیائی اور ہسپانوی کی تمیز کو دور کیا۔ اسلامی دربار میں بلال رضؓ جیسے حبشی غلام کے لئے اکابرِ قریش اور صنادید عرب سے بڑھ کر درجہ ہے اسلامی عبادت گاہ یعنی مسجد میں شاہ و گدا کا امتیاز نہیں۔ اسلامی عبادت گاہیں عیسائی یورپین چرچوں کی طرح کالوں کے لئے اپنے دروازے بند نہیں کرتیں۔ نہ ہی ہندو مندروں کی مانند شودروں کو دھتکارتی ہیں۔ بلکہ

اسلامی شریعت تو ہر انسان کو دوسرے کا بھائی بناتی۔ اور ہر ایک کے دوسرے پر حقوق قائم کرتی ہے۔ اسلام کا خدا کسی انسان کو اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ کسی قسم کا ناجائز تصرف یا دباؤ اپنے بھائی پر ڈالے ہاں یہ اسلام کا ہی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس نے فرمایا کہ ان دماء کم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا تم میں سے ہر مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان بھائی کے خون اور اموال اور عزتوں کی حفاظت اور احترام اسی طرح ضروری اور لازمی ہے۔ جس طرح یوم حج بلدۂ مکہ اور شہر ذی الحجۃ کی۔ ہاں صرف ایک انسان کو اسلام فضیلت بخشتا ہے۔ جو اللہ کے حضور خوف کرنے والا اور خدا ترسی کرنے والا ہو۔ کیونکہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تم میں سب سے مکرم و معزز وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھتے ہوئے سب کے حقوق کا خیال رکھے۔

(۷)

اسلامی تعلیم کی یہ فضیلت اتنی واضح اور بیّن ہے۔ کہ بڑے بڑے مخالفین بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ مسٹر Snouck Hurgronje لکھتے ہیں۔

"اسلامی تاریخ میں عملاً نہ ہی نسلی تفریق اور نہ ہی مسئلہ رنگ کسی مسلمان کی شخصی ترقی میں سدراہ ہوا ہے۔ مسلمان بغیر کسی امتیاز قوم کے اعلیٰ ترین مقامات پر پہونچے فارسی۔ ترک۔ مغل۔ بربر اور حبشی سب نے اسلامی حکومتوں میں اہم ترین عہدوں کو حاصل کیا ہے۔ اور علم و تمدن کے لحاظ سے وسیع ترین شہرت پائی ہے۔ اسلام نے تمام اقوام کے لئے ترقی کا میدان کھولا۔ اور ہر قوم نے اپنی وسعت عقل و ذہانت اور قابلیت کے مناسب اپنا حصہ پایا۔"

(مسلم ورلڈ آف ٹوڈے صـ۸۹)

اگر آج دنیا اس حقیقت کو پالے تو یقیناً تمام الجھنوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے قبول کر لینے کے بعد کسی قوم کے لئے اپنی ہوس ملک گیری کو سیر کرنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ نہ ہی کسی کو حقیر و ذلیل سمجھنے کا موقعہ۔ پس اس مشکل ترین مسئلہ کا

کلمہ طیبہ کو منسوخ کرنے والا کون ہے؟

ہم ——— یا ——— غیر مبائعین

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنوا کہنے کو تو "اشاعت اسلام" جیسا بلند اور پاکیزہ کام اپنا نصب العین قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی ساری "تبلیغ اسلام" لے دے کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی اور جماعت احمدیہ کے خلاف جا و بے جا اعتراض کرنے تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ضد اور تعصب کا کچھ اس درجہ غلبہ ہے کہ اتنا بھی تو محسوس نہیں کرتے۔ کہ ان کے اکثر و بیشتر اعتراضات کی زد خود انہی پر پڑتی ہے۔ اس کی ایک واضح مثال عرض کرتا ہوں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب ہمارے خلاف ایک مایۂ ناز اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۱) "دین اسلام کی بنیاد کیا ہے؟ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ یہ کلمہ نہ پڑھے۔ یہ کلمہ گویا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا راستہ اور دروازہ ہے۔ . . . . . . لیکن آج قادیان میں اس کے برعکس کہا جا رہا ہے۔ کہ صرف کلمہ سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ فرمایئے۔ کہ اس طرح کلمہ منسوخ ہوا یا نہ ہوا۔" (پیغام صلح مسیح موعود نمبر ۱۹۴۰ء خطبہ جمعہ)

(۲) اس اعتراض پر مولوی صاحب کو اتنا فخر و ناز ہے۔ کہ بڑی تحدی کے ساتھ فرماتے ہیں۔

"جایئے اور قادیان والوں سے یہ سوال پوچھئے۔ کہ ایک غیر مسلم جس نے حضرت مسیح موعود کا نام نہ سنا ہو وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب قادیان والوں کے لئے موت ہے . . . . اگر یہ شخص کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو سکتا تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ کلمہ منسوخ ہو چکا ہے۔" (پیغام مذکور)

محولہ بالا سطور سے دو باتیں واضح طور پر ثابت ہیں (ا) مولوی صاحب کے نزدیک ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ کا اقرار کرے مسلمان ہے (ب) اگر باوجود کلمہ کے اقرار کے کسی شخص کو دائرۂ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہ سمجھا جائے۔ تو اس کا مطلب مولوی صاحب کے نزدیک یہی ہے۔ کہ کلمہ منسوخ کیا جا رہا ہے۔

اب آیئے اور اس عظیم الشان اور محترم ہستی کا ارشاد پڑھیئے جسے غیر مبائعین بھی اس زمانہ کا "مجدد اعظم" "مسیح موعود" "مہدی مسعود" اور "حکم و عدل" تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳)

(۲) فانا ذالک المظہر الموعود والنور المعہود فآمن ولا تکن من الکافرین (خطبہ الہامیہ صـ۱۷۸)

ترجمہ۔ میں وہی موعود مظہر ہوں اور نور معہود ہوں تو مجھ پر ایمان لا۔ اور انکار کرکے کافروں میں سے مت بن۔ گویا حضرت اقدس علیہ السلام صاف لفظوں میں فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص باوجود کلمہ کے اقرار کے مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ جب تک کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان نہ لائے۔

اب اگر ہم اسلام کو منسوخ کر رہے ہیں تو یہی زد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑتی ہے لیکن اسی پر بس نہیں مولوی صاحب ہم پر جو الزام لگانا چاہتے ہیں۔ ہم سے بڑھ کر خود اس میں ملوث ہیں۔ ہمارے نزدیک تو یہ اصول ہی غلط ہے۔ کہ ایک کلمہ گو کی تکفیر اسلام کو منسوخ کرنے کے مترادف ہے لیکن مولوی محمد علی صاحب کو تو بہرحال یہ اصول مسلم ہے۔ لہٰذا اگر ان کی تحریروں سے یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ وہ ایک شخص کو باوجود کلمہ کے اقرار کے دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ تو اس کا صاف اور واضح مطلب یہی ہوگا۔ کہ خود اپنے وضع کردہ اصول کے مطابق وہ "کلمہ کو منسوخ کر رہے ہیں"۔

اب مولوی صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں پڑھیئے۔

(۱) "اس بات پر محکم یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔"

"جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (اسلام اور موجودہ جنگ)

"عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو آپ سے چھ سو سال پہلے نبی ہو چکے تھے دوبارہ آئینگے جس سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے۔"

(ریویو جلد ۵ نمبر ۵)

(۲) "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے وہ کفر دونوں میں سے ایک پر پڑتا ہے۔ یعنی کہنے والے پر ہی پڑتا ہے۔" (رد تکفیر صـ۹)

"اگر دنیا میں کوئی کلمہ گو ایسا ہے جو مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ تو وہ یہی مسلمان کو کافر کہنے والا ہے" (رد تکفیر صـ۹)

مندرجہ بالا سطور کی روشنی میں ذرا اندازہ لگایئے کہ مولوی صاحب کے نزدیک کتنے کلمہ گو دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

(۱) تمام مسلمان جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ختم نبوت کو توڑتے ہیں لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ حالانکہ وہ سب کے سب کلمہ گو ہیں۔

(۲) وہ تمام مسلمان جو کسی کلمہ گو کی تکفیر کرتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اور مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ حالانکہ وہ بھی کلمہ پڑھتے ہیں۔

(۳) جماعت احمدیہ بھی مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ختم نبوت کو توڑنے اور کلمہ گوؤں کی تکفیر کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لے دے کے مسلمان رہ گئے صرف "ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور"۔ ملاحظہ فرمایا آپ نے مولوی محمد علی صاحب کا بڑے زور و شور سے ہم پر جو الزام لگا رہے تھے۔ اس کے اولین مرتکب خود ثابت

...ہی ہے کہ دنیا اسلام کو قبول کرے رتا روحانی بادشاہت کا قیام دنیا میں قیامت تک مستقل امن حقیقی اطمینان اور روحانی سکینت کو قائم کرے خاکسار خلیل احمد ناصر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک حلفیہ شہادت

۱۹۲۵ء میں میں کراچی ڈسٹرکٹ کے سب ڈویژن شاہ بندر کا سب ڈویژنل انسپکٹر پولیس تھا۔ اور اس ضلع کے دوسرے سب ڈویژن (جو ٹھٹھہ سب ڈویژن کہلاتا ہے) کے سب ڈویژنل انسپکٹر پولیس شیخ عنایت اللہ صاحب مرحوم تھے۔ ان سے میرے تعلقات دیرینہ تھے۔ اور ان دیرینہ تعلقات کی بنیاد پر ہم دونوں ایک دوسرے کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ مجھے جب کبھی موقعہ ملتا میں شیخ صاحب موصوف کو تبلیغ احمدیت کیا کرتا۔ اگرچہ مرحوم کو احمدیت کے متعلق بہت حد تک حسن ظنی پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن دنیاداری کی وجہ سے مجبور تھے۔

ایک دفعہ میں نے ان سے اثنائے گفتگو میں کہا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے آپ جلد از جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کریں تھوڑی دیر تبادلہ خیالات کرنے کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ میں اس کے متعلق یہاں مکلی کے قبرستان میں ایک پرانے بزرگ سید عبداللہ شاہ صحابی کی قبر پر جا کر استخارہ کروں گا۔ اس جگہ یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ مکلی کا قبرستان کہاں واقع ہے اور یہ بزرگ سید عبداللہ شاہ صحابی کون تھے۔

مکلی ایک پہاڑی جگہ ہے۔ جو کراچی کے راستہ پر ریلوے اسٹیشن جنگشاہی سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہے۔ اس قبرستان میں بہت سے نائب السلطنت ذمہ وار حکام اور وزراء جو اسلامی سلطنت کے وقت ٹھٹھہ دارالسلطنت میں رہتے تھے کے علاوہ بہت سے اس زمانہ کے اہل اللہ بھی مدفون ہیں۔ اور اس جگہ کئی عمدہ عمدہ اور ضروری مقامات آثار قدیمہ کے محکمہ کے ماتحت محفوظ کئے گئے ہیں۔

یہ بزرگ جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے اصل میں سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہیں تھے۔ مگر مشہور رہے کہ حضرت نبی اکرم کی درگاہ میں خوابوں اور کشوف میں اس کثرت سے حاضر ہوا کرتے تھے کہ حضور انور نے آپ کو صحابی کا لقب عطا فرمایا تھا جس کا ذکر انہوں نے اپنے مریدوں اور دوستوں سے کیا تھا۔ اور بعد کو اسی نام سے مشہور ہو گئے۔ اور اب آپ کے مزار پر بھی ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ آپ کی تاریخ وفات ماہ صفر ۱۰۹۳ھ مجری ہے۔

شیخ عنایت اللہ صاحب موصوف ان کے بہت معتقد تھے۔ اور اکثر ان کی قبر پر جا کر دعائیں کیا کرتے تھے۔

آخر کچھ عرصہ کے بعد جب شیخ صاحب موصوف مجھے ملے۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ آپ نے حسب وعدہ استخارہ کیا یا نہیں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے متواتر تین دن استخارہ کیا تھا۔ پہلی دو راتوں میں کچھ معلوم نہ ہوا۔ مگر آخری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ میرے پاس آئے ہیں (شائد سید عبداللہ شاہ صحابی ہی تھے) اور انہوں نے مجھے کہا کہ ”قسم ہے اس خواجہ دوسرا کی کہ وہ جھوٹا ہو نہیں سکتا۔“

اس پر میں نے ان کو کہا کہ دیکھئے اس مرحوم بزرگ نے اتنی بڑی ہستی کی قسم اٹھا کر آپ کو کہا ہے۔ اس کے بعد آپ کو شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت پر اس بزرگ نے حضرت سرور کائنات کی قسم کھا کر مہر لگا دی ہے۔ اور اب آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر سلسلہ احمدیہ میں ضرور شامل ہو جانا چاہیئے۔

اس پر شیخ صاحب نے کہا کہ فی الحال آپ اپنی اخباروں میں اس کو شائع نہ کریں۔ میں کچھ عرصہ بعد بیعت کر لوں گا۔ مگر شیخ صاحب موصوف بعد ازاں کچھ عرصہ بیمار رہ کر رخصت پر پنجاب اپنے گھر چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

میں نے انکے کہنے کے مطابق ان کی زندگی میں یہ واقعہ اخباروں میں شائع کرنے سے اعراض کیا۔ مگر زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اور اس شہادت کو ساتھ ہی سینہ میں لے جانا خیانت سے کم نہیں۔ لہٰذا خدا تعالےٰ سے جو عالم الغیوب و قہار ہے کو حاضر ناظر جان کر یہ کہتا ہوں۔ کہ اس واقعہ میں بالکل کسی قسم کی کوئی کذب بیانی نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ محض اس لئے شائع کر رہا ہوں تا طالبان حق کے لئے مشعل راہ ہو اور اگرچہ شیخ صاحب مذکور نے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔ دوسرے اس سے مستفید ہوں۔ امید ہے

رپورٹ تبلیغ مشرقی بنگال

سید سعید احمد صاحب نے برہمن بڑیہ سے چودہ مقامات کے دورہ کی رپورٹ بھیجی ہے۔ جو نہایت مناسب طریق پر لکھی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب موصوف نے اپنے صوبہ کے امیر خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب کی حسب منشاء جو تبلیغ کے چودہ مراکز قائم کئے ہیں۔ نہایت غور سے تمام مراکز تبلیغ احمدیہ ملحقہ و متصلہ جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ کی نگرانی فرماتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ خوبی کے ساتھ اس دینی خدمت کے سلسلہ کو جاری رکھیں گے اور تبلیغی رپورٹوں کے معائنہ کے ساتھ مقامی افراد کی تبلیغ کی کوشش میں اپنے مشوروں سے امداد دیتے رہیں گے۔ اور مرکز میں اپنی رپورٹ ارسال فرماتے رہا کریں گے۔ خلاصہ رپورٹ درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مرکز	تعداد بالغ مرد	تعداد جنہوں نے اپنے کام کی ڈائری لکھوائی	تعداد مقامات تبلیغ	تعداد اشخاص جنہیں تبلیغ کی	متفرق امور
۱	احمدی پاڑا	۶۱	۲۴	۱۹	۳۰	
۲	تارو ا	۴۸	۱۹	۱۵	۵۴	
۳	کہرپور دیوگرام	۱۵	۷	۷	۱۴	
۴	بشنوپور	۱۰	۸	۷	۲۴	دو تبلیغی مجالس منعقد کیں ایک ریڈنگ کلب کھولا
۵	کرورا	۳۷	۱۸	×	۱۴۲	پانچ ہندو صاحبان کو تبلیغ کے اشتہارات تقسیم کئے تبلیغی مجلس منعقد کی
۶	گھٹورا	۳۱	۲۵	۱۹	۵۶	پانچ کس اہل ہنود تھے
۷	سرائیل	۱۴	۱۲	۸	۷۵	۱۳ کس اہل ہنود تھے
۸	مورائیل	۱۷	۸	۸	۶۴	بارہ عدد تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے
۹	بہادوگھر	۱۷	۱۲	۱۳	۴۵	
۱۰	ناٹی	۱۱	۵	×	۳	
۱۱	شال گانوں کالی شیما	۱۰	۴	۶	۷	ایک صاحب ہندو تھے۔
۱۲	کہودرا	۱۱	۱۰	×	۶۷	ایک صاحب ہندو تھے۔ ایک تبلیغی مجلس بھی کی
۱۳	باشاروک	۴	۲	×	۴۰	ہندو و مسلمان سب کو تبلیغ کی۔
۱۴	مقامی انجمن برہمن بڑیہ	۲۸	۱۵	۹۰	۳۷	

اس علاقہ میں تبلیغی کام کو ترقی دینے کے لئے اردو اور بنگلہ زبان کے اشتہارات کی ضرورت ہے اس رپورٹ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تعداد افراد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتہائے احمدیہ بہادوگھر، بشنوپور۔ گھٹورا اور ناٹامی نے زیادہ افراد کو تبلیغ کے لئے بھیجا۔ اور کل افراد جماعت کے لحاظ سے جماعت ہائے احمدیہ باشاروک۔ کہودرا۔ سرائیل اور کرورا نے زیادہ تعداد میں افراد کو تبلیغ کی۔ اور جو دوست تبلیغ کے لئے گئے ان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تبلیغ کرنے والے باشاروگ۔ سرائیل۔ کرورا اور کہودرا کے دوست تھے۔ اہل ہنود کی تبلیغ کے لحاظ سے جماعت ہائے احمدیہ گھٹورا و کرورا و بشنوپور نمایاں ہیں۔ اشتہارات تقسیم کرنے میں جماعت مورائیل اور کرورا نے حصہ لیا۔ اور مجالس کے انعقاد کا انتظام جماعت بشنوپور اور کہودرا نے۔ ہفتہ وار تبلیغی کلاس کا قیام صرف جماعت گھٹورا نے کیا۔ سب جماعتیں کوشش میں ہیں۔ اور امید ہے کہ ان کی کوششیں روز افزوں ترقی کریں گی اور خاطر خواہ نتیجہ پیدا کریں گی۔ اس رپورٹ میں صرف جماعت تارو ا کا حصہ ظاہر ہوا ہے یعنے اس جماعت میں پانچ کس نعمت بیعت سے مشرف ہوئے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

آریہ سماجی اور دہریت

آریہ:۔ ویدک دھرم پرماتما کا ساکھشات کرنے کا سیدھا اور سرل مارگ بتلاتا ہے۔ اور اپنی ترقی کے ساتھ ساتھ پرانی ماتر کی ترقی کی تلقین کرتا ہے۔ اور پریم اور ہمدردی کا ایسا سندیش ہوتا ہے۔ جو پرکھش بن کر اپنے سچے کول پھولوں سے جیو ماتر کے دکھوں دکلیشوں کو دور کرتا ہے۔ منشوں کو دھارنک بننے کا اپدیش وید بھگوان سے ملتا ہے۔ پرماتما کی پراپتی کے سادھن بتلاتا ہے۔ دنیا میں سکھ اور شانتی سے زندگی بسر کرنی سکھاتا ہے (اخبار پرکاش لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء)

احمدی:۔ میرے دوست۔ آپ کا یہ دعویٰ تب درست ہو سکتا ہے۔ جب آپ یہ ثابت کر دیں کہ ویدک دھرم پر عمل کرنے سے فلاں انسان نے ایشور کو ساکھشات روپ میں دیکھ لیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتائیں۔ کہ وہ کون طریقہ ہے جس پر عمل کرنے سے انسان پرمیشور کے درشن کر سکتا ہے۔

آریہ:۔ جیسے کان کے ذریعہ شکل اور آنکھ کے ذریعہ آواز کا علم نہیں ہو سکتا اسی طرح اناری پرماتما کو دیکھنے کے سادھن شدھ انتہ کرن۔ ودیا۔ اور یوگا بھیاس ہیں۔ ان ذرائع سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکھش دیکھتا ہے جیسے بغیر پڑھے علم کے مقاصد حاصل نہیں ہوتے ویسے ہی یوگا بھیاس اور گیان کے بغیر پرماتما بھی دکھائی نہیں دیتے (آریہ گزٹ لاہور ۲ فروری ۱۹۴۱ء)

احمدی:۔ شرمیان جی آپ نے بڑی مہربانی فرما کر ایشور کے پانے کا طریقہ تو بتا دیا۔ لیکن میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں۔ کہ کسی انسان نے کس وقت اس پر عمل کیا۔ اور اس طرح یہ طریق عمل قابل عمل اور درست ثابت ہوا۔

آریہ:۔ بلا مبالغہ فشدت طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند پورن برہمچاری۔ پورن یوگی۔ اور چاروں ویدوں کا پورن گیاتا ہونے کی وجہ سے درحقیقت رشی تھا۔ (آریہ گزٹ کا رشی نمبر ۲۳ فروری و ۲ مارچ ۱۹۴۱ء)

رشی کا اپنی دھن کا دھنی ہونا ایشور درشن کی دھن نے انہیں برہم چریہ اور وید کا دیوانہ بنایا۔ برہم چریہ اور وید پرچار کی دھن میں اپنے آپ کو گیان کی اگنی میں سواہا کر دیا۔ (اخبار آریہ ویر لاہور رشی نمبر ۲۳ فروری ۱۹۴۱ء)

احمدی:۔ شرمیان آپ نے بڑی کرپا کر کے یہ بتا دیا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی نے ویدک دھرم کے بتائے ہوئے مارگ پر چلنے کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر دی۔ وہ پورن گیان برہم چاری۔ شدھ انتہ کرن والے رشی تھے۔ مگر اب یہ تو بتائیں کہ کیا ویدک دھرم پر چل کر ان کو پرماتما کا پرتیکھش روپ میں درشن ہوا تھا۔

آریہ:۔ میرے دوست آپ نے یہ سوال بیان کر کے مجھے سخت الجھن میں ڈال دیا ہے۔ لیکن میں سچ کہہ دیتا ہوں تا کہ جھوٹ بول کر اپنی آتما کو ملین نہ کروں یہ سوال ایسا ہے کہ اس کا جواب دیتے ہوئے میں سخت شرمندگی اور ذلت محسوس کرتا ہوں سو عرض ہے۔ ارشی کی آتما میں شوراتری نے کھوج کی آگ لگا دی۔ جو سلسلہ خیالات نیوٹن کے دل میں اس کی چھاتی پر سیب گرنے سے پیدا ہوا تھا۔ وہی بھاؤں کی شرنکھلا مول شنکر کے دل میں اتپن ہو گئی۔ اسے نہ ایشور کا بودھ ہوا تھا۔ نہ گیان نہ درشن۔ ودیا کی کنجی سے یہی ہے بس" (از پنڈت بھگت رام رشی اخبار آریہ ویر لاہور ۲۱-۲۸ فروری ۱۹۳۹ء)

دوسرا آریہ:۔ آج کل سادھوؤں میں عجیب و غریب تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ عرصہ دراز سے کوئی ایسا سادھو نظر نہیں آتا۔ جو قدیمی سادھوؤں کی مانند اپنی کرامات یا کوئی معجزہ دکھا سکے مسلمان بادشاہوں کی حکومت کی ابتداء ہی سے ان میں روحانی طاقت کا عنصر نہیں رہا۔ (اخبار ابلا لاہور ۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

تیسرا آریہ:۔ ایشور درشن کے متعلق ہماری ترقی تسلی بخش نہیں ہے۔ مورتی پوجا تو ہم نے لوگوں سے چھڑا دی۔ لیکن جو لوگ تو اہم پرستی۔ مورتی پوجا چھوڑ کر ہمارے پاس آئے۔ ان کو ہم نے سچی شردھا اور ایشور بھگتی کی ٹھیک ودھی نہیں سکھائی۔ کورے اور خشک ترک وادی ان کو لامذہبیت کے رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں (از شری سنت رام جی اجمانی اخبار آریہ گزٹ لاہور رشی نمبر ۲۳ فروری و ۲ مارچ ۱۹۴۱ء)

چوتھا آریہ:۔ آریہ لوگ جس رفتار سے چل رہے ہیں۔ اور جس پیدا میں چل پڑے ہیں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج ویدوں کا ادھار نہیں کر سکیگا۔ آریہ سماج کیوں آج کل کو دیتی نوا ورن سمجھا رہی ہے۔ ڈھا گیہ کی کہات ہے۔ جو لوگ آگے بڑھے جاتے ہیں۔ وہ ادھ ناستک رنگیے اور کٹے دہریہ) اشردھا لو بن رہے ہیں۔ ان کی سنتان بھی اشردھالو بن رہی ہے (اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

احمدی:۔ آریہ بندو آپ ان حوالوں پر غور کریں۔ جن سے ظاہر ہے کہ پنڈت دیانند جی مہاراج ایشور کے درشن نہ کر سکے۔ اور تمام آریہ سماج ناستکتا کی رو میں بہے جا رہا ہے۔ اور یہ وہ نتیجہ ہے۔ جو آج سے کئی سال پہلے موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اب وید پر چلنے کا زمانہ نہیں ہے۔ جلد تر وید پر زوال آئیگا۔ حال کی ذریت ایسی موٹی عقل کی نہیں۔ کہ ان کو ان تعلیموں پر طفل تسلی دے سکیں۔ وہ تو پورا پورا فیصلہ کر لیں گے۔ یا تو اپنے باپ دادوں کے خیالات کو کسی ٹھکانا لگا کر ٹھیک ٹھیک دہریہ بن جائینگے۔ اور اگر سعادتمند ہوئے تو رب العالمین پر ایمان لائینگے۔ اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کر لیں گے۔ مگر دونوں صورتوں

امرت دھارا فارمیسی کے وہ رتن

ہر گھر میں رہیں ہر معالج رکھے

جو امرت دھارا کے علاوہ ایک ایک بہت سے امراض کا علاج ہیں

ماہ مارچ میں نصف قیمت پر منگوائیں

یہاں پوری قیمتیں درج ہیں

امرت گولی

کی قبض کشا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ پیٹ درد۔ تپ لرزہ۔ پانڈو روگ۔ درد چشم۔ زہر ہر قسم۔ بخار۔ ہڈی کی بادی۔ سنہپات۔ قبض۔ بواسیر۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ۔ کرم شکم۔ بدہضمی۔ سنگرہنی۔ گاوٹ۔ ذیابیطس۔ پرمیہہ۔ بالوں کے دہن۔ درد سر۔ یرقان۔ جلودھر۔ مرگی۔ ناسور۔ گنج۔ اسہال۔ پیچش۔ درد گوش۔ درد دندان۔ شبکوری۔ بندش حیض۔ سستی۔ درد مقعد۔ زکام۔ درد ناف۔ تنگی تنفس۔ سنگ مثانہ۔ چھیپ۔ ڈبہ اطفال وغیرہ پچاس امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ نمونہ ۳ر

شمکارک

ہر مرض جو گرمی سے ہو اس کو یہ دوائی دُور کرتی ہے۔ دھڑکن۔ خفقان۔ مالیخولیا۔ انماد۔ کمزوری دماغ۔ نسیان۔ درد سر۔ دوران سر۔ وامراض مخصوصہ مردانہ سیلان الرحم۔ کثرت طمث۔ بواسیر۔ دست پیچش۔ نفث الدم سے الدم۔ نکسیر۔ مسوڑھوں کا خون۔ پیشاب میں خون۔ قے۔ متلی۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ۔ بچوں کی گرمی کے دست وغیرہ۔ شدت پیاس وغیرہ وغیرہ سب گرم امراض کا قلع قمع ہوتا ہے۔

قیمت ۵ تولہ ۱۲ عہ

سُدھا ٹیبلٹس

ہر قسم بخار کے واسطے بچوں سے بوڑھوں تک کو دے سکتے ہیں۔ دمہ۔ کھانسی۔ زکام۔ گنٹھیا۔ ذات الجنب۔ نمونیا کیواسطے بھی اکسیر ہیں اور سستی اتنی کہ ایک سو ٹکیہ کی صرف ایک روپیہ قیمت رکھی ہے۔

دت شفاوٹی

یہ معتدل دوائی گرم و سرد دونوں قسم کی چند امراض کو اکسیر ہے۔ پُرانا بخار۔ روزانہ۔ تپ یا چوتھیہ کے واسطے اکسیر ہے۔ درد سر پُرانا ہو۔ نزلہ۔ زکام پُرانا ہو تو کچھ مدت تک روزانہ کھلا دیں۔ مرگی کے واسطے بھی اس کو دینا چاہیئے نشہ پینے والوں کو اکثر نشہ ٹوٹنے پر درد سر ہوتی ہے۔ اس کو بھی اکسیر ہے۔

قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ

امرت چورن

یہ چورن روزانہ ہاضمی و مسہل کا کام دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی نئے بخاروں بدہضمی۔ پیٹ درد۔ اجیرن۔ اسہال۔ پیچش۔ ضعف جگر۔ نزلہ زکام۔ سر درد وغیرہ کو بھی مفید ہے۔

قیمت ۲۰ تولہ صرف ۸ر

گرٹ چک

تمام امراض بادی و بلغمی میں بلاخوف اس کو شہد یا گرم پانی سے دیتے جاویں۔ بادی یا ریح کی سخت درد۔ پیٹ۔ نمونیا۔ بادی بلغمی بخار۔ عورتوں کا کثرت حیض۔ ہسٹریا۔ گنٹھیا۔ درد رینگن۔ سردی کا زیادہ لگنا۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ۔ بادی بواسیر۔ کمر درد۔ گھٹنوں کا درد۔ جسم کا کانپنا یا بے حس ہونا۔ جسم کا اکڑنا۔ گردن توڑ بخار وغیرہ کو اکسیر ہے۔

قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۳۳

یہ گولیاں مقوی۔ امراض مخصوصہ احتلام سرعت پیدا کنندہ خون صالح۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہیں۔ اور دافع وجع المفاصل۔ درد کمر۔ درد گھٹنہ۔ درد پسلی۔ درد چھاتی اور رینگن باؤ وغیرہ کل امراض بادو بلغم ہیں۔ نیز ذیابیطس۔ یرقان۔ کمی خون۔ استسقاء۔ سوجن۔ جلودھر۔ کٹھودھر۔ چوہے کا زہر۔ کمی حیض۔ کثرت طمث۔ سوجن فوطہ وغیرہ ہیں۔

قیمت ۶۴ گولی چار روپے نمونہ ۸ گولی ۸ر

اکسیر دم

خون حیض یا خون بواسیر بند نہ ہوتا ہو۔ پیشاب کے ساتھ خون آوے۔ خون کی قے ہو یا کسی اور راستہ خون آتا ہو۔ حتیٰ کہ چاقو۔ چھری۔ پتھر وغیرہ کے زخم سے خون بہ رہا ہو اس دوائی کے کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ ۸ر

حیات افزا

بلڈ پریشر۔ دل کی دھڑکن۔ خفقان۔ گرمی دل و دماغ۔ مالیخولیا۔ خرابی خون۔ اسقاط۔ کثرت طمث و سیلان الرحم۔ ایام حمل میں خون جانا۔ بچوں کی کھانسی۔ قے۔ دست وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت خوراک ۲۸ دن دو روپے نمونہ ۱۲ر

پلیُوروٹی

دائمی سر درد۔ بدہضمی۔ کمی دودھ ہضم نہ ہونا۔ امراض مخصوصہ وغیرہ۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ۔ اروچی۔ قبض۔ درد گردہ۔ جذام۔ خنازیر (کنٹھ مالا) بھگندر۔ ناسور۔ برص۔ داد۔ چنبل۔ کھجلی۔ بخار۔ ذیابیطس۔ پلیگ۔ کمزوری دماغ۔ مرگی۔ بواسیر۔ عادت منشیات۔ دست پیچش۔ سنگرہنی۔ ضعف جگر۔ یرقان۔ تلی۔ باؤ گولا۔ دھڑکن۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ درد پسلی۔ نمونیہ۔ کھانسی۔ دمہ۔ زہرہا حیوانی و نباتی۔ سل و دق۔ ہیضہ۔ قے۔ نامردی۔ عورتوں کے کثرت حیض۔ کمی و درد حیض اور سیلان الرحم کو نافع ہے۔

قیمت ۴۲ گولی ایک روپیہ

جیسٹارس

یہ ٹکیہ سر درد۔ داڑھ دانت درد وغیرہ ہر درد کو آدھ گھنٹہ میں دُور کرتی ہیں۔ مگر خوبی یہ ہے کہ ایسپرین وغیرہ کی طرح سے کمزوری نہیں ہوتی بلکہ چستی و پھُرتی آتی ہے۔ جب کام کاج سے تھکے ہوں تو پھر ویسے ہی تیار ہو جاتے ہیں۔ درد گنٹھیا۔ درد کمر وغیرہ میں بھی بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جب سر بھاری ہو۔ کسی کام کو دل نہ چاہتا ہو ۲ گولی کھا کر دیکھئے کتنی فرحت آجاتی ہے۔ نزلہ و زکام کو مفید ہیں۔

قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ

سلفری قرص

دائمی قبض۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ کو دُور کرتی ہے۔ اور مصفی خون ہونے سے جلدی امراض پھوڑا پھنسی نکلتے رہتے ہوں۔ داد۔ چنبل۔ داغ۔ پرانا آتشک۔ ناک بہنا وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت ۲۸ گولی صرف بارہ آنے ۱۲ر

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۳۶ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ مارچ۔ ترکش پارلیمنٹ نے استنبول کو سول آبادی سے خالی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فی الحال ایک لاکھ اشخاص سکنہ روانہ کئے جا رہے ہیں جو حلب کی ایک اہم بندرگاہ ہے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے جرمن افواج ۱۵ مارچ کو یونان پر حملہ بول دیں گی۔ قیاس ہے کہ پہلا حملہ سالونیکا کے قریب کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحیرہ قلزم میں کئی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اگر کوئی جہاز باب المندب کے مقررہ رستہ کے سوا کسی رستہ سے گزرے گا۔ تو نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ فرانس میں خوراک کی کمی ہے۔ اور جرمن پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ اس کی ذمہ داری برطانیہ کی ناکہ بندی پر ہے۔ اور اس طرح فرانسیسیوں کو برطانیہ کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ آج پیرس ریڈیو سے کہا گیا ہے کہ برطانیہ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ وہ فرانس سے دوستی رکھنا چاہتا ہے یا جنگ کرنا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ باتیں فرانسیسی بحری بیڑے کو جرمنی کے حوالے کرنے کے بہانے ہیں۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ صدر روزویلٹ نے امریکن پارلیمنٹ کے سپیکر کو لکھا ہے کہ برطانیہ کی امداد کے لئے سات ارب ڈالر کا بجٹ فوری طور پر پیش کئے جانے کا انتظام کیا جاسکے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے بدھ کی رات کو برلن۔ ہمبرگ اور بریمن پر جو حملے کئے تھے۔ امریکن اخبارات نے ان کو اس جنگ کا عظیم ترین حملہ قرار دیا اور لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ برطانیہ کی ہوائی طاقت بہت بڑھ رہی ہے۔ کل رات پھر ہمبرگ پر حملہ کیا۔ اور شدید بمباری کی گئی۔ برلن ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ جہاز تبدیل

اور کارخانوں کو اس سے نقصان پہنچا نیز یہ کہ شمالی جرمنی کے بعض ساحلی شہروں پر بھی بم برسائے گئے۔ دشمن نے کل رات انگلینڈ پر جو حملہ کیا۔ وہ اسے بہت مہنگا پڑا۔ کیونکہ اس میں اس کے آٹھ طیارے برباد ہو گئے ایک ماہ میں اس کے کل ۲۹ طیارے برباد کئے جاچکے ہیں۔ یہ حملہ خاصہ بڑا تھا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ مگر جلد قابو پا لیا گیا۔

واشنگٹن ۱۴ مارچ۔ امریکہ کے ڈیفنس کمیشن کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ نے برطانیہ کے لئے سامان جنگ تیار کرنے میں ۷۸۴ کارخانوں نے حصہ لیا ہے۔ اور ان کو پچاس کروڑ پونڈ کی امداد دی گئی ہے۔ برطانیہ نے بھی ۶۱ کارخانوں کو چار کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کی مدد دی ہے

لنڈن ۱۴ مارچ۔ امریکن گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امریکہ میں ہنگری کی جو پونجی ہے۔ وہ ابھی واپس نہ کی جائے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ آج جاپانی سفیر نے آسٹریلیا کے گورنر جنرل کے سامنے کاغذات پیش کرتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ جاپان آسٹریلیا کے ساتھ پختہ دوستی قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اور میں اس کے لئے مقدور بھر کوشش کرونگا۔ گورنر جنرل نے جواب میں کہا کہ دو ملکوں میں سفرا۔ کا تبادلہ بحرالکاہل میں قیام امن میں بہت ممد ہوگا۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ پنجاب پولیس نے برطانیہ کے ہوائی بیڑہ کے واسطے دو شکاری جہاز خریدنے کے لئے ۱ لاکھ پچیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہاز دشمن کی بری گت بنا رہے ہیں چنانچہ کل انگریزی جہازوں نے ہالینڈ سے کر البانیہ تک چھاپے مارے

ہالینڈ میں فوجی رسد لے جانے والے ایک جہاز کو ڈبو دیا۔ ویلونا کی بندرگاہ میں ایک اطالوی جہاز دیکھا گیا جسے تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۴ مارچ نازیوں نے ابھی چند دن ہوئے ہندوستانی براڈکاسٹ میں شیخی بگھاری تھی۔ کہ انگریزی جہاز جو برلن پر ہوائی حملہ کرتے ہیں ان کا حملہ اتنا سخت نہیں ہوتا جتنا جرمنی کا حملہ سخت ہوتا ہے۔ لیکن اس شیخی پر ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ برلن۔ ہمبرگ اور بریمن پر انگریزی جہازوں نے اتنا بڑا حملہ کیا کہ اس سے قبل اتنا شدید حملہ کبھی نہیں کیا تھا۔ رات کا اندھیرا چھایا ہی تھا کہ انگریزی جہاز برلن پر جا گرجے۔ اور صبح تک بموں کا مینہہ برساتے رہے جرمنی کے جہازوں نے لنڈن اور نواحی علاقہ پر بھی حملہ کیا۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ دشمن کے کئی جہاز برباد کر دیئے گئے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ اس مہینہ میں رات کے وقت دشمن کے جن جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کیا ان میں سے ۳۵ گرائے گئے ہیں۔

ایتھنز ۱۴ مارچ۔ انگریزی جہازوں نے البانیہ میں اٹلی کے چودہ ہوائی جہاز گرائے ہیں۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ سرکاری حلقوں میں برطانیہ کے کامیاب ہوائی حملوں کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بعض نئے بمبار دستوں میں شامل کر لئے گئے ہیں

لنڈن ۱۴ مارچ۔ یوگوسلاویہ کو اپنے ساتھ ملانے میں جرمنی کی کوششیں ناکام رہی ہیں۔ اور چونکہ یوگوسلاویہ سے جرمنی کو اپنے ڈھب کی کوئی خبر نہیں ملتی اس لئے برلن کے براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے کہ جاپان کے وزیر خارجہ جب برلن پہنچیں گے تو یوگوسلاویہ کی گتھی سلجھ جائے گی۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ امریکہ کی طرف سے عنقریب تیس تیز رفتار تارپیڈو کشتیاں برطانیہ کی مدد کے لئے پہنچ جائیں گی۔ امریکہ والوں کی طرف سے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ساحل امریکہ کی حفاظت کے لئے جو چھوٹے جہاز تیار ہیں وہ بھی برطانیہ کو دیدیئے جائیں۔

کراچی ۱۴ مارچ۔ سندھ اسمبلی میں ایک ممبر نے درخواست پیش کی ہے کہ صوبہ کی گورنمنٹ کی طرف سے ۵ لاکھ روپیہ لڑائی کے فنڈ میں دیا جائے۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں آج فینانس بل پر بحث ہوئی۔ ایک ممبر نے کہا۔ کہ دیا سلائی پر ٹیکس بڑھانے سے اس صنعت کو سخت نقصان پہنچیگا مولوی ظفر علی خان نے شکایت کی کہ کانگرس نے مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

بمبئی ۱۴ مارچ۔ بمبئی میں آج شام کو ماڈریٹ لیڈروں کی کانفرنس ختم ہوگئی۔ کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں ہندوستان کی آئینی گتھی سلجھانے کے لئے بعض تجاویز بیان کی گئی ہیں۔ ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ کو اعلان کر دینا چاہیئے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو وہی آزادی دے دی جائے گی۔ جو برطانیہ اور دوسری نوآبادیات کو حاصل ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے جلسہ شروع کرنے وقت ایک تقریر کی جس میں کہا کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کی گورنمنٹ کو ایک کانفرنس بلانی چاہیئے اگر یہ کوشش ناکام رہے تو ملک کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھوں میں دے دینی چاہیئے جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے سر سپرو نے کہا کہ کانگرس نے ستیہ گرہ کی جو تحریک شروع کی ہے میں اسے پسند نہیں کرتا۔ بلکہ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ کانگرس صوبوں کی وزارت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ راجہ نریندر ناتھ نے ہندوستانیوں کو انتخاب سے بچنے کی تلقین کی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی